www.oqasa.org

OQASA اھل پاکستان مسلمانوں کو جمہوریت کا کینسر

عنایت اللہ

جب انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تعلیم وتربیت، علم عمل، کردار، نظام اور سسٹم سرکاری طور پر تابع فرمان جمہوریت ہوتو اسلام کیسا!

ا۔ فقیر دوست انسان پوری انسانیت کی زینت ہوتے ہیں۔ وہ انسانیت کی خدمت اور ادب بجالانے میں کبھی کوتاہی یا غفلت نہیں کرتے۔ وہ ظالم کا ہاتھ روکتے ہیں اور مظلوم کو ظالم کے ظلم سے محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ وہ مظلوم سے زیادہ ظالم کے لئے دعا گو ہوتے ہیں۔ تا کہ وہ اس صحرائے فانی میں ہی اپنی زندگی میں نجات اور بخشش کے چراغ جلا کر رخصت ہو۔ دین کی روشنی میں عدل کے وہ محافظ ہوتے ہیں۔ عدل کشی کے عمل کو نفرت کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی نورانی شمع کو روشن کرنا انکا مقصود حیات ہوتا ہے۔ وہ دین کے خلاف نظام، سسٹم یا عدل وانصاف کے متضاد ضابطہ حیات کو نہ پسند کرتے ہیں اور نہ ہی قبول کرتے ہیں۔ اسکے خلاف نفرت کے اظہار کو نہ کبھی مخفی رکھتے ہیں۔ جب حاکم و رعایا فلاح اور سعادت کا راستہ بھول جائیں۔ جب وہ خدا فراموشی اور خدا فروشی کے سیاہ گھپ اندھیروں میں گم ہو جائیں۔ جب وہ دینی نظریات، اعتقاد، اخلاق اور اپنی عملی حالت ظلمات کے صحرا میں گم کر بیٹھیں۔ وہ دنیا پرستی کے جہنم میں جلتے، سلگتے اور بھسم ہوتے چلے جائیں اور انکی نجات کا کوئی راستہ دکھائی نہ دے۔ تو اس وقت خالق ِمال کی بارگاہ میں بلائے ناگہانی ٹالنے کی دعاؤں کی تاثیریں طلب کرنے کا عمل جاری کر لیتے ہیں۔ صدائیں اور ندائیں بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ تو اپنے محبوب ﷺ کی پیاری امت اور شاہکار مخلوق پر حسنت جمیع خصالہی کے صدقے رحم فرما۔ ان کو خواب غفلت سے بیدار فرما۔ یا اللہ تو ان کو دین کی دوری کی سزا میں مبتلا نہ رکھ۔ امین

۲۔ پاکستان چودہ کروڑ مسلمانوں کا **ملک** ہے۔ دستور مقدس کا نفاذ اس نظریاتی ریاست کے مسلمانوں کا ایک اہم بنیادی فرض اور حق ہے۔ جس کی روشنی میں ان کو اور ان کی آنے والی نسلوں کو اس طیب ضابطہ حیات کے مقدس علم، عمل اور کردار کی تربیت سے ان کو سنوارا جا سکے۔ دنیا میں ایک شاہکار اسلامی تشخص کو روشناس کرانا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے۔ ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک **ملک** وملت کے ساتھ سیاستدانوں اور حکمرانوں کا ظالمانہ دین کش اور عدل کش عمل جاری رہا ہے۔ ان میں سے بیشتر **ملک** توڑنے، ملکی خزانہ لوٹنے، ملکی وسائل اقتدار کی نوک پر ہضم کرنے اور چودہ کروڑ مسلمانوں کا معاشی قتل کرنے، پوری ملت کی معاشی صحت کو کینسر کی طرح تباہ کرنے اور ملت اسلامیہ کے نظریات علم عمل اور کردار کو جمہوریت کی دیمک بن کر چاٹنے کے مجرم ہیں۔ ان میں سے بیشتر ملکی خزانہ، بیشتر شراب وزنا، بیشتر قتل وغارت اور **ملک** توڑنے کے جرائم کے مرتکب ہوتے رہے۔ انکے علاوہ کچھ نے دین کے نام پر مساجد بنائیں اور ان میں جمہوریت کے مذہب کے کفر کے سجدے بھی جاری رکھے۔ چند روزہ زندگی گذار کر وہ فناہ کی منزل کی طرف چل دیئے اور باقی کیلئے ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے جو ملت کے معاشی اور معاشرتی جسد کو کینسر کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم اور انکا حشر نشر ہونے سے پہلے انکو توبہ کی توفیق عطا فرماویں۔ امین۔ ان سب نے مل کر اس عظیم امت کو امت مرحومہ بنا کر رکھ دیا ہوا ہے۔

۳۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ **ملک** کے حکمران ۷۰ فیصد کسانوں اور ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کے حقوق اور

ذرائع، وسائل، ہر قسم کی پیداوار، دولت، خزانہ اور انکی دن رات کی متواتر و مسلسل، نسل در نسل سخت محنت کا ثمر اقتدار کی نوک پر چھینتے چلے آرہے ہیں۔ وہ اور انکی اولادیں ظلم کی حد تک تنگ دستی، غربت، افلاس، بیماری، بیروزگاری کی اذیتوں میں مبتلا رہ کر خودکشیاں اور خودسوزیاں کرتی چلی آرہی ہیں۔

۴۔ کیا کسان صحراؤں، بیابانوں، ریگستانوں میں خشک سالی کے دوران پانی اور خوراک کو تلاش کرتے، نقل مکانی اور ہجرت کرتے، وہ اور انکے بچے اور جانور بھوک، پیاس، ننگ سے تڑپتے، سسکتے اور سورج کی اذیتناک تپش سے دم توڑتے چلے نہیں آرہے۔ کیا حکمرانوں نے پانی کی ایک پائپ لائن تک انکے اور انکے جانوروں کے لئے ان ریگستانوں یا دشوار گذار میدانوں تک کبھی پہنچانے کی آج تک کوشش کی ہے۔ جبکہ حکمران انکے پیدا کردہ وسائل، دولت، خزانہ اور ان کے معاشی خون سے تیار کردہ سرکاری شاہی محلوں میں شاہی خوراک، شاہی مشروبات، شاہی اخراجات سے عیش وعشرت کا کھیل کھیلتے آرہے ہیں۔

۵۔ کیا کسانوں، مزدوروں، ہنرمندوں کے پیدا کردہ وسائل، دولت اور خزانہ سے **ملک** کی تمام سرکاری شاہی ایرکنڈیشن بلڈنگیں، سپریم کورٹ ہاؤس، وزیراعظم ہاؤس، صدر ہاؤس، پارلیمنٹ ہاؤسز، وزیراعلیٰ ہاؤسز، گورنر ہاؤسز، کنونشن ہالز جیسے **ملوکیتی** فرعونی شاہکار محل تیار ہوتے چلے نہیں آرہے۔ کیا وہ کسانوں اور محنت کشوں کی ملکیت نہیں ہیں۔ کیا ان شاہی محلوں اور انکو استعمال کرنے والے ان تمام بدکردار، غاصب، ظالم اور **ملک** توڑنے والے مجرم حکمرانوں کے اخراجات یہی جمہوریت کے مذہب کے مظلوم اور مقید عوام برداشت نہیں کرتے چلے آرہے۔ کیا ایسا کرنا **ملک** کے اعلیٰ ایوانوں پر مسلط نمائندگان یا حکمرانوں کو زیب دیتا ہے۔

۶۔ کیا **ملک** کے کسی دیہاتی علاقہ میں کوئی سرکاری انگلش میڈیم سکول، کالج، کوئی ٹیکنیکل کالج، کوئی میڈیکل کالج، کوئی سائنس کالج، کوئی کمپیوٹر کالج اور کوئی یونیورسٹی یا کوئی ٹی بی سنٹر، دل، گردوں، آنکھوں، شوگر، کینسر، ہائی بلڈ پریشر یا یرقان کا کوئی ہسپتال پورے **ملک** میں موجود ہے تو بتادیں۔ یا انکے پاس ایچی سن کالج یا ان جیسے کالجوں یا پمز جیسے شاہی ہسپتال کسی دیہاتی علاقوں میں موجود ہے۔ یا وہ معاشی مقتولہ ۹۹ فیصد کسانوں اور محنت کشوں پر مشتمل عوام اور انکی نسلیں شہروں میں آکر انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے کی قوت یا صلاحیت رکھتے ہیں۔ کیا ان ظالموں نے **ملک** میں ۷۰ فیصد کسانوں ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں پر تعلیم، علاج معالجہ، شاہی سرکاری ملازمتوں، شاہی سرکاری تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں کے تمام شاہی دروازے بند اور عدل وانصاف کا گلہ گھونٹ نہیں رکھا۔ کیا انکی امانتوں کو یہ بے رحم رہزن رہنما زبردستی نگلتے چلے نہیں جارہے۔ کیا الیکشنوں کے بعد حکومتوں کو تشکیل دینے کیلئے رشوتوں میں وزارتوں اور **ملک** کے خزانہ کا منہ ان سیاسی بھیڑیوں کیلئے کھل نہیں چکا۔ کیا **ملک** میں ہارس ٹریڈنگ جاری نہیں۔ کیا جمہوریت کے عمل سے ملت کی وحدت بیشمار سیاسی جماعتوں اور منشوروں میں بکھر نہیں چکی۔ کیا **ملک** اس عمل سے تباہی کے طرف گامزن نہیں اور یہ سیاستدان تباہی کو دستک نہیں دے رہے۔

۷۔ کیا ان اعلیٰ شاہی تعلیمی اداروں یا ہسپتالوں پر ان حکمرانوں کی اجارہ داری قائم نہیں ہے۔ انکی اولادیں ان تمام تعلیمی اداروں کے ذریعہ وہ **ملک** کی تمام انتظامیہ، عدلیہ اور **ملک** کے تمام سرکاری اور غیرسرکاری اداروں پر افسرشاہی، نوکرشاہی اور منصف شاہی کے روپ

میں **ملک** کا تمام کنٹرول، تمام خزانہ، تمام وسائل، تمام دولت، اور تمام ملکی املاک اپنے تصرف اور قبضہ میں لیتی نہیں چلی آ رہی۔ کیا ۹۹ فیصد میں کوئی فرد انکی اس اجارہ داری کو توڑ سکتا ہے اور انکی انتظامیہ اور عدلیہ کا ممبر بن سکتا ہے۔ کیا **ملک** ان اعلیٰ اداروں کے سیاسی نمائندگان اور انکے عمل کنندگان یعنی افسر شاہی، نوکر شاہی اور منصف شاہی کی ملکیت نہیں بن چکا۔ اس عدل کشی کے عمل سے **ملک** اور ملت بکھرتی نہیں جا رہی۔ جبکہ دشمن شب خون مارنے کی تیاری اور تاک میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن ہمارے بچوں سے لیکر بوڑھوں تک قتل کرنے اور مستورات کی بدترین بے حرمتی اور انکی عصمت کو تار تار کرتے پھریں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماویں۔ ہمیں معاف فرماویں۔ ہمیں نجات کا راستہ دکھائیں۔ امین

۸۔ کیا یہ بارہ چودہ سو ایم پی اے، ایم این اے۔ سینٹ کے اعلیٰ ایوانوں کے ممبران، مشیر، سفیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدر پاکستان چودہ کروڑ مسلمانوں کے سرکاری ملازم، نوکر، خادم، چوکیدار اور انکے خزانہ کے محافظ اور امین ہیں یا بدکردار ڈاکو یا بے حیا رہزن یا رشوتوں میں وزارتیں لینے دینے کے قومی مجرم ہیں۔ کیا وہ کسانوں، محنت کشوں کی دولت سے ہولی کھیلتے چلے نہیں آ رہے۔ کیا یہ اسلام کے نام پر ایک بدنما دھبہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو راہ ہدایت عطا فرماویں۔ امین۔

۹۔ کیا **ملک** کا خزانہ، دولت، وسائل اور سرکاری املاک کی امانتوں کو انہوں نے اپنی جاگیروں، کارخانوں، ملوں، فیکٹریوں، صنعتوں، رائے ونڈ ہاؤسوں، سرے محلوں، شاہی پیلسوں، میں سیاسی بالادستی اور قانونی جرائم سے اپنی ملکیتوں میں بدل نہیں لیا۔ کیا انہوں نے آئی ایم ایف کے پاس **ملک** ۳۸۔ ارب ڈالر میں گروی رکھ کر ۹۲۔ ارب ڈالر غیر ملکی بنکوں میں جمع نہیں کروائے ہوئے۔ **ملک** کے قوانین ۹۹ فیصد عوام کو صرف کرش کرنے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ کیا آپ اب بھی توبہ کرنا چاہتے ہیں یا فطرت کے عبرتناک گجر کی آواز کا انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کو توبہ کی توفیق عطا فرماویں۔ امین۔

۱۰۔ کیا سیاستدان **ملک** میں جمہوریت کے مذہب کو سرکاری طور پر دین کے خلاف نافذ اور مسلط کرکے اسکے علم۔ عمل اور کردار سے چودہ کروڑ مسلمانوں کا بے دین تشخص تیار نہیں کئے جا رہے۔

۱۱۔ کیا جمہوریت اور مغربی تہذیب کو بتدریج آگے بڑھاتے ہوئے، اکاون فیصد مستورات کی آبادی اور مستورات کے حقوق کے تحفظ کی بنا پر ملکی خزانہ اور اسلام کے معاشرتی نظام کے بنیادی اصول (پردہ) پر ایک اور خوفناک شب خون مارا ہے۔ مخلوط معاشرہ کو پروان چڑھانے کی غرض سے حکمرانوں نے ۶۸۔ ایم این اے کی سیٹیں مستورات کیلئے قومی اسمبلی کے اعلیٰ ایوان میں مختص کی ہیں۔ اسی طرح چاروں صوبوں اور سینٹ کے ایوانوں میں بھی انکو بھرپور نمائندگی دی گئی ہے۔ دنیا کے کسی لیبرل **ملک** کے اعلیٰ ایوانوں میں اتنی بڑی تعداد میں مستورات کو نمائندگی حاصل نہیں۔ مستورات کے حقوق کے تحفظ اور مخلوط معاشرہ تیار اور پروان چڑھانے کیلئے ایک خاصی تعداد میں اعلیٰ ایوانوں میں بطور ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، مشیروں، وزیروں اور سفیروں کی تعیناتی کے دروازے مستورات کیلئے کھول دئے گئے ہیں۔ واقعہ ہی یہ سات آٹھ ہزار جابر، ظالم، بے رحم جاگیردار، سرمایادار، سیاستدان اور حکمران اپنی ان مستورات کے حقوق غصب کرکے زبردست اور ناقابل معافی حد تک انکے ساتھ ظلم اور زیادتی کرنے اور اس غیر جمہوری جرم کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح ان

۵۱ فیصد مستورات کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے تمام دروازے ان جاگیرداروں، سرمائے داروں، سیاستدانوں اور حکمرانوں کے گھروں میں اب بھی جا کھلے ہیں۔ان صاحب اقتدار سیاستدانوں نے اپنی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں اور بیویوں کو انگلی لگا کر اسلامی حدود و قیود کو تہہ و تیغ کرتے ہوئے جمہوریت کے مذہب یعنی مخلوط معاشرے کی مرد و زن کی باجماعت دین کش، تباہ کن اور برباد کرنے والی بے حیا، بدکردار معاشی اور معاشرتی دہشتگردی کی نماز ادا کرنے کیلئے اعلیٰ ایوانوں تک اپنی مستورات کو از خود لے پہنچے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے دین کو محفوظ فرماویں۔ امین

۱۲۔ ان مغرب پرست بے دین سیاستدان اور منافق حکمران اس مخلوط معاشرے کے منطقی انجام سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔اس مخلوط معاشرے کی پالیسی اپنانے سے ماں، بہن، بیٹی، بیوی کو دین کی تعلیمات کے خلاف بے حیائی، بدکاری، بدکرداری، آسمبلی ہاؤسز، کلبوں میں حقوق نسواں کی حفاظتوں کے پروگراموں میں مخلوط شمولیت، سیاسی گٹھ جوڑ میں مستورات کا اہم رول، ڈانس ہالوں میں فنکاروں کے مخلوط افتتاح، فرینڈشپ کے تعلق استوار کرنے کے مخلوط معاشرے کو مواقع کی فراہمی۔اس مخلوط معاشرے سے ناجائز بچے پیدا کرنے کا فطرتی عمل۔ان بچوں کو چائلڈ ہاؤسوں کی طرف منتقل کرنے کی ضرورت اور ان وکٹورین چائلڈوں کی پرورش کرنے کا بجٹ۔حقوق نسواں کے تحفظ کے نام پر مستورات کو پبلک پراپرٹی بنانے کا مغربی طرز عمل **ملک** میں شروع کر کے دین کے خلاف ایک عبرتناک سازش، بغاوت اور ملکی خزانہ پر ایک خوفناک ڈاکہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔مسلمان مستورات جو گھر کی چاردیواری میں بیٹھ کر ملی معماروں کے فرائض سر انجام دیتی ہیں، اسلام نے عورت کے نان نفقہ کی ذمہ داری مرد کے سپرد کر رکھی ہے۔مستورات گھر کے فرائض ادا کرتی ہے۔ان باپردہ، باحیا، نیک دل اور صالح فطرت، پاکدامن، ماں، بہن، بیٹیوں، بیویوں کو دفتروں، کلبوں، فیکٹریوں، کارخانوں، اور مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا عمل مغرب پرستی، ہوس پرستی، نفس پرستی، جنس پرستی، زنا، بدکاری کی آگ میں دھکیلنے اور بھڑکانے کے مترادف ہے۔ جبکہ **ملک** کے کروڑوں غریب عوام پہلے ہی بیروزگاری اور تنگدستی کے عذاب کا بری طرح شکار ہیں۔ان اعلیٰ ایوانوں میں مستورات کی اتنی بڑی نمائندگی ملکی خزانہ پر ایک بہت بڑا ڈاکہ ہے۔اس سے ان شاہی خاندانوں کی **ملک** پر اجارہ داری اور گرفت اور مضبوط ہوگی۔اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے۔اب انکے مرد و زن مل کر **ملک** کے وسائل، دولت، خزانہ، ملکی اور غیر ملکی قرضے لوٹیں گے۔دین کی روح کو بے حیائی کی تلوار سے تباہ و برباد کریں گے۔اسکے علاوہ انکے ساتھ انکی لاتعداد اولادیں افسر شاہی، نوکر شاہی کے روپ میں ملکی خزانہ کو چمٹ جائیں گی۔اور یہ سب مل کر عیش و عشرت کی بے حیا زندگی گذاریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کو تباہ ہونے سے بچائیں۔امین

۱۳۔ ان ملکی ظالم، جابر، بے رحم حکومتی اجارہ داروں کے اس عمل سے ۷۰ فیصد کسانوں اور ۲۹ فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کی خودکشیوں، خودسوزیوں اور بیروزگاروں کی تعداد میں بیشمار اضافہ اور منگائی منی بجٹوں اور ٹیکسوں کے کئی بلٹن ان درندوں اور انکی مستورات کو پالنے کیلئے جاری ہونگے۔ **ملک** کے اعلیٰ ایوانوں کے نمائندگان کی تعداد ملکی معیشت، وسائل، دولت، خزانہ اور ملکی املاک کو کینسر کی طرح چمٹ چکی ہے۔ملت کی وحدت کو مختلف منشوروں اور ۷۸ سیاسی جماعتوں میں بکھیر رکھا ہے۔اقتدار اور مال کی رشوتیں **ملک** میں بانٹی جارہی ہیں۔یہ ظلم اور جبر کی انتہا کو چھو چکے ہیں۔انکا ہاتھ روکنا ہر اہل وطن مسلمان، کسان، مزدور، محنت کش، طالبعلموں اور ہنر

مندوں کا فرض بن چکا ہے۔وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے ان سیاستدانوں کو **ملک** کا خزانہ لوٹنے اور اس عدل کش، اسلام کش، ملکی خزانہ کی بندر بانٹ کے نظام کیلئے الیکشن میں ووٹ دیئے تھے یا **ملک** میں اسلام کے نفاذ اور ملکی خزانہ کو محفوظ کرنے کیلئے۔

۱۴۔ ملت کے اسلامی نظریات، علم عمل اور کردار کو سرکاری طور پر ملکی سطح پر ۱۹۴۷ء سے یہ بدنصیب اور بدبخت بے دین شاہی ٹولہ عوام الناس کی مرضی اور خواہش کے خلاف منسوخ کرتا چلا آرہا ہے۔چودہ کروڑ مسلمانوں کو ایک منافق کی عملی زندگی گذارنے کیلئے جمہوریت کے مذہب کا ملی تشخص بنا دیا گیا ہے۔پوری ملت کو اسکے علم عمل اور کردار کی نماز سکولوں، کالجوں، اکیڈمیوں، یونیورسٹیوں، تھانے، کچہریوں، ٹیکس خانوں اور **ملک** کے تمام محکموں اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہر وقت سرکاری طور پر ادا کرنے کا پابند بنا رکھا ہے۔**ملک** میں ۹۵ فیصد کرپٹ افسر شاہی، نوکر شاہی اور منصف شاہی کی تمام انتظامیہ اور عدلیہ کے اعلیٰ منصبوں پر فائز عمل کنندگان کی امامت میں چودہ کروڑ مسلمان ہر وقت کفر کے سجدے اور سجود ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔اسکے علاوہ تمام سرکاری غیر سرکاری کاروبار میں صبح وشام جمہوریت کے بے دین مذہب کے علم عمل اور کردار کی نماز ادا کرنے میں پوری ملت مصروف ہے۔ہمارا مذہب جمہوریت کے **ملک** میں اعلیٰ ایوانوں کے نمائندگان یعنی مردوزن کی سرکاری طور پر رائج کردہ قوانین وضوابط کی اطاعت، اطباعت اور فرمانبرداری بن چکا ہے۔ہمارے سرکاری امام اعلیٰ ایوانوں کے عمل کنندگان، افسر شاہی، نوکر شاہی، منصف شاہی کے ارکان۔ہمارا سرکاری مذہبی نصاب، عیسائیت کے دانشوروں کا جمہوری نظام، یہودیت کے سکالروں کا سودی یہودی معاشی نظام، ہندہ ازم کے مدبروں کا طبقاتی نظام۔ہماری تعلیم وتربیت۔جمہوریت کا تعلیمی نصاب اور ہماری تربیت گاہیں اس کے تعلیمی ادارے یعنی سکولز، کالجز، اور سرکاری اکیڈمیاں، یونیورسٹیاں۔خدارا ذرا سوچیں ا۔ ہماری ملی زندگی دین کے خلاف کافرانہ تہذیب وتمدن میں ڈھلتی جارہی ہے۔ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی تابع فرمان الٰہی نہیں ہے۔ہم چودہ کروڑ مسلمان الفاظ کی نماز مسجد شریف میں پڑھتے ہیں۔سرکاری طور پر علم عمل اور کردار دین کے خلاف جمہوریت کے مذہب کے ایوانوں کے نمائندگان کے قوانین اور ضوابط کا ادا کرتے ہیں۔ان حالات میں دین کی عبادات اور نماز کیسی۔پوری ملت اس منافقت کے عذاب میں ان ظالموں نے دھکیل رکھی ہے۔وہ تو اعلیٰ ایوانوں کی بالادستی کی بنیاد پر **ملک** کا خزانہ، دولت، وسائل اور تمام ملکی املاک کی امانتوں کو اپنی عیش وعشرت کی زندگی، جاگیروں، ملوں، کارخانوں، فیکٹریوں، صنعتوں، رائیونڈ ہاؤسوں، سرے محلوں، شاہی پیلسوں، کو قانون سازی کے جرائم سے اپنی ملکیتوں میں بدلتے چلے آرہے ہیں اور دین کے خلاف اپنی مستورات کو حکومتی ایوانوں میں لاکر جہاں انہوں نے دین کے خلاف ایک کھلی جنگ کا اغاز کردیا ہے وہاں انہوں نے ملکی خزانہ چاٹنے کا عمل اعلیٰ سطح پر جاری کردیا ہے۔ '' مخلوط معاشرہ تیار کرنے کا دین کش عمل کرنے کے گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔اسکے علاوہ یہ مسلمان کے روپ میں عیسائیت، یہودیت اور ہندو ازم کے ایجنٹوں کے فرائض ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو راہ راست پر لائے اور پوری ملت کو منافقت کے عذاب سے بچائے اور دستور مقدس کے نفاذ کی توفیق عطا فرماوے۔امین۔

۱۵۔ کیا قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ممبران اور سینٹ کے ممبران ملت کو بتانا پسند فرماویں گے کہ وہ بھی اپنے سابقہ حکمرانوں کی طرح دین کش اور غیر اسلامی رائج الوقت جمہوریت کا ضابطہ حیات اور انکی پالیسیوں کو سرکاری طور پر نافذ العمل رکھنا چاہتے

ہیں اور وزارتوں کی رشوتوں سے وزیروں کی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔

۱۶۔ کیا وہ عدل کش نادرشاہی، شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری محلوں، شاہی سرکاری دفتروں اور وال ٹو وال قالینوں اور قیمتی ڈیکوریشنوں اور شاہی سرکاری گاڑیوں، شاہی سرکاری سہولتوں اور ملک کا تمام سرکاری بجٹ اس ظالمانہ عدل کش تفاوتی نظام کے تحت ہضم کرنے اور غیر ضروری شاہی اخراجات کا تصرف کا کلچر اپنانا چاہتے ہیں۔ کیا اب بھی وزارتوں اور ملکی خزانہ لوٹنے کی سیاسی جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جبکہ ہمارے دشمن ہمیں تباہ کرنے کیلئے ہمارے سر پر کھڑے ہیں۔ اللہ نہ کرے ہماری آنکھ اس وقت کھلے جب اس ملک پر کوئی ظالم قوم مسلط ہو چکی ہو۔ ۱۷۔ کیا وہ ایک کسان، ایک مزدور، ایک ہنرمند کی سی سادہ زندگی اور قلیل ضروریات پر اکتفا کرینگے۔ ۱۸۔ کیا آپ مستورات کے حقوق کے تحفظ کے نام پر ملی خزانہ اور دین کے بنیادی اصول پر شب خون مارنے کے عمل کو جاری رکھنا چاہتے ہیں یا ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۔ اگر آپ دین کے نفاذ کیلئے مخلص ہیں تو ملک میں موجودہ ناظموں کی جگہ شوریٰ کے نظام کے تحت تمام علاقوں سے شوریٰ کے باکردار، قابل اعتماد، دینی اخلاق و کردار کی سوجھ بوجھ، نیک صفات اور حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین سادہ، سلیس اور مختصر ضروریات پر مشتمل زندگی والے باکردار افراد کا چناؤ دین کی روشنی میں لا کر مجلس شوریٰ کا نظام قائم کریں۔ تمام علاقوں کا مرکزی آفیس علاقہ کی جامع مسجد قرار دیں۔ شوریٰ کے ممبران کا جرگہ کا انتخاب دین کی روشنی میں لائیں۔ علاقہ کے تمام مقدمات اور جرائم کا فیصلہ اپنی قومی زبان میں مسجد شریف کے صحن میں بیٹھ کر کریں۔ جرائم کا قلع قمع قلیل سے قلیل وقت میں ہوتا جائیگا۔ اسطرح عدل وانصاف اور ملکی خزانہ کو چمٹے ہوئے انتظامیہ اور منصف شاہی کے کینسروں سے نجات ہوگی۔ انصاف اور انصاف کے حصول کے اخراجات نہ ہونے کے برابر ہونگے۔ انتظامیہ کی خودکار نظام کے تحت تطہیر ہو جائیگی۔ ملک کا مکمل بجٹ اور وقت کے ضائع ہونے، سرکاری محکموں اور عدالتوں کے نسل در نسل کے نہ ختم ہونے والے چکروں کا دور ختم ہوگا۔ ملت کو گمراہ کرنے کا فساد بھی ختم ہوگا۔ نوجوانوں کا رخ کھیتی باری اور کارخانوں، فیکٹریوں، ملوں، صنعتوں اور تجارت کی طرف مبذول کرنا ہوگا۔ ملت ایک ہولناک سانحے سے نجات پائے گی۔ انصاف نہ بکے گا، نہ رشوت ہوگی نہ ہی کرپشن۔ حکومتی سطح پر اس کار خیر کو سرانجام دینا ایک نیک شگون اور تاریخ ساز فیصلہ ہوگا۔ ملت کی کردار سازی کیلئے دین کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب مقرر کرنے سے ملک کی تمام بیماریاں از خود ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپکو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔ تاکہ ملک و ملت سلامتی کا راستہ اختیار کرسکیں۔ امین۔ ثم امین

www.oqasa.org